میثم قادری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ النَّاصِرِ الْمُعِیْنِ

رسالہ مبارکہ ہادی صراط دین متین بیخکن خیالات باطلہ وہابیین جنہمیں غیر مقلد کی امامت کے ناجائز ہونے پر بتیس ۳۲ دلیلیں قوی اور واضح آیات اور احادیث و روایات فقہ سے مسطور اور اسی ضمن میں بہت سے عقائد کفریہ افعال باطلہ حرکات ناشائستہ وہابیہ مذکور ہیں۔

مسمّٰی بہ

اوضح البراہین
علٰی عدم جواز الصلوٰۃ خلف غیر المقلدین

تالیف منیف

عالم نبیل فاضل جلیل عارف باللہ حضرت مولانا ابوالذکا سراج الدین محمد سلامت اللہ شاہ صاحب لازالت شموس فیضانہم الی یوم القیامۃ آمین

انجمن نعمانیہ ہند لاہور نے باہتمام شیخ گلزار محمد مہتمم گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور میں طبع ہو

۱۳۲۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ امام کے پیچھے مقتدی کو الحمد شریف پڑھنی مذہب حنفی میں درست ہے یا نہیں۔ اور ایک وتر اور آٹھ تراویح اور جنازے کی نماز قرأت جہر سے اور جمع بین الصلاتین جیسے وقت عصر میں نماز مغرب اور مغرب میں عشا یا کئی نمازیں قضا جمع کر کے ایک وقت سب کو پڑھ لینا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص ایسا کرتا ہو اوس کا امام ہونا مذہب حنفی میں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں بیّنوا توجروا۔

المستفتی

محمد حاجی خان از مقام خان پور ضلع مظفر نگر ڈاکخانہ شکارپور

الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب

امام کے پیچھے مقتدی کو الحمد شریف پڑھنا مذہب حنفی میں ہرگز جائز نہیں بلکہ بعض فقہا کے نزدیک اس مقتدی کی نماز فاسد ہے عینی شرح ہدایہ میں ہے

قد روی[1] منع القرأة عن ثمانين نفرا من الصحابة رضي الله تعالى عنهم تفسیر[2] احمدی میں ہے۔ اوجب ابو حنیفة رح الوعيد على القاري نیز اس میں ہے جمهور[3] الصحابة على ان الاية في استماع الموتم خاصة وكان الاية ردا على رجل من الانصار يقرأ خلف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نیز اسی میں ہے يقرأ الحنفي الفاتحة عقيب الامام فانه لا يجوز ان اعتقد انه قد اصاب الشافعي رح في ذلك بخلاف ابي حنيفة فانه باطل بالضرورة ہدایہ[4] میں ہے لا يقرأ الموتم خلف الامام خلافا للشافعي ولنا قوله عليه السلام من كان له امام فقراءة الامام له قراءة وعليه اجماع الصحابة۔ وقال عليه السلام اذا قرأ الامام فانصتوا کفایہ[5] حاشیہ ہدایہ میں ہے۔ منع[6] المقتدي عن القرأة ماثور عن ثمانين نفرا من كبار الصحابة منهم المرتضى والعبادلة رضي الله عنهم وقد دون اهل الحديث اساميهم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔۔۔۔۔ الحمد للہ المنان وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امّا بعد فقیر حقیر کمترین محمد علیم الدین جالیا پالنگی بنگالی اسلام آبادی معروف چاٹگامی تغمدہ اللہ بغفرانہ السامی جملہ اہل سنت جماعت کی خدمت بابرکت میں بعد سلام مسنون کے عرض گذار ہے کہ جب استادی مولائی مکرمی معظمی مخدومی سند المحدثین المتاخرین فخر المتقدمین معتمد المفسرین سراج الواعظین تاج السالکین محارم آگاہ حقیقت دستگاہ ماہر برموز فرقان حافظ قرآن جناب مولانا مولوی ابو الذکا سراج الدین محمد سیف اللہ شاہ صاحب قبلہ دام اللہ فیضہم ملقب مظفر رسالہ اوضح البراہین علی عدم جواز الصلوۃ خلف غیر المقلدین باسناد علمائے اہل سنت جماعت تصنیف فرما کر راقم الحروف غفر لہ الرؤف کو عنایت فرمایا تو احباب بندہ کی یہ خواہش ہوئی کہ اس رسالہ میں جس قدر عبارات عربیہ ہیں سب کا ترجمہ بزبان اردو ہونا چاہیئے تا کہ عوام بھی منتفع ہوں اس رائے کو میں نے بھی پسند کیا اور اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ خلاصہ بلا ترجمہ لفظی تحریر کیا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۔

[1] اسّی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا منع ہے۔ [2] حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کے پیچھے قرأت پڑھنے والے پر وعید واجب فرماتے ہیں۔ [3] تمام صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت خاص کر مقتدی کے سننے کے باب میں نازل ہوئی اور یہ آیت اس انصاری کو رد کرتی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت پڑھتا تھا ... حنفی مذہب والا امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنا جائز نہیں اگر یہ اعتقاد ہو کہ شافعی اس باب میں صواب پر ہیں ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رح کے خلاف کیونکہ یہ بالکل باطل ہے [4] مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھے شافعی رح اس میں خلاف کرتے ہیں ہمارے علمائے حنفیہ کی دلیل قول رسول کریم علیہ التسلیم ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو امام کی قرأت اس مقتدی کی قرأت ہے اور اسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام قرأت کرے تو تم چپ رہو [5] مقتدی کو قرأت منع کرنے کی روایت اسّی صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے ... حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ... عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہیں اور اہل حدیث نے ان کے ناموں کو اپنی تصانیف میں جمع کر دیا ہے ۲:۴

نیر السمین ہے۔ وقال شمس الائمۃ السرخسی تفسد صلاتہ فی قول عدۃ
من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قرأ
خلف الامام فی فیہ جمرۃ وقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قرأ
خلف الامام فقد اخطأ الفطرۃ وعن سعد بن ابی وقاص وزید بن
ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما من قرأ خلف الامام فلا صلوٰۃ لہ ایسا ہی نہایہ
میں ہے درمختار میں ہے۔ والمؤتم لا یقرأ مطلقاً ولا الفاتحۃ فی السریۃ اتفاقاً وفی
درر البحار عن مبسوط خواہر زادہ انہا تفسد ویکون فاسقاً وھو مروی
عن عدۃ من الصحابۃ رد المحتار میں ہے۔ قولہ اتفاقاً ای بین ائمتنا الثلاثۃ
لانہ العمل باقوی الدلیلین وقد روی الفساد بالقرأۃ عن عدۃ من الصحابۃ
رضی اللہ عنہم ایسا ہی خزائن اور کافی اور فتح القدیر وغیرہ میں ہے۔ موطا اور
کتاب الآثار امام محمد میں ہے۔ لا قرأۃ خلف الامام فیما یجہر وفیما لا یجہر وبذلک
جاءت عامۃ الاخبار وھو قول ابی حنیفہ وبہ ناخذ نیز موطائے امام محمد
میں حدیث ہے۔ من قرأ خلف الامام فلا صلوٰۃ لہ۔

---

۱ امام سرخسی نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت پڑھتا ہے اُسکی نماز بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کے نزدیک فاسد ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے
قرأت پڑھے اُس کے مونہہ میں آگ کا انگارا دینا چاہیئے اور علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ نے فرمایا
کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت پڑھے پس بیشک اوسنے فطرت اسلام سے خطا کی اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن
ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جسنے امام کے پیچھے قرأت پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوتی ہے ۲ مقتدی
بالکل قرأت نہ پڑھے۔ اور نہ الحمد پڑھے سب کے نزدیک اگرچہ نماز سری ہی کیوں نہو اور درر البحار میں مبسوط
خواہر زادہ سے منقول ہے کہ امام کے پیچھے قرأت پڑھنے سے وہ نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وہ شخص فاسق ہو جاتا ہے
اور یہ قول بہت سے صحابہ کبار رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے مروی ہے ۳ قولہ اتفاقاً یعنی ہمارے تینوں اماموں
امام اعظم امام ابو یوسف امام محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے نزدیک قرأت پڑھنا منع ہے بیشک یہی منع عمل ہے
ساتھ قوی تر دلیل کے دو دلیلوں میں سے اور قرأت پڑھنے سے نماز فاسد ہونیکی روایت بہت سے صحابہ عظام
رضی اللہ العلام عنہم سے مروی ہے ۴ امام کے پیچھے قرأت پڑھنا منع ہے خواہ نماز پکار کر پڑھی جاتی ہو یا
پوشیدہ اور اسی کے مطابق اکثر احادیث وارد ہوئیں اور یہی قول امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے اور ہم اسی کے ساتھ
فتوےٰ دیتے ہیں ۵ جو مقتدی امام کے پیچھے قرأت پڑھتا ہے اُس کی نماز نہیں ہوتی ÷

حاشیہ ہدایہ مولانا الہداد میں ہے والنص الموجب والمحرم اذا تعارضا
یعمل بالمحرم وترک ذرۃ مما نھی اللہ تعالیٰ خیر من عبادۃ الثقلین۔ نہایہ
حاشیہ ہدایہ میں ہے۔ کہ جو شخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے اُسکی نماز فاسد اُسکے دانت توڑنا
مستحب ہے۔ قال شمس الائمۃ السرخسی تفسد صلاتہ فی قول عدۃ من الصحابۃ
وعن عبد اللہ البلخی انہ قال یملأ فوہ من التراب وقیل یستحب ان یکسر اسنانہ
انتھی اسی طرح ایک رکعت وتر اور آٹھ رکعت تراویح اور جنازے کی نماز میں قرأت
بالجہر اور جمع بین الصلوٰتین یا بین الصلوٰت سب مخالف مذہب حنفی ہے اور انکے ادلہ بھی کتب
حنفیہ میں مفصل مسطور ہیں اور ان مسائل کے عامل اس دیار میں غیر مقلدین ہیں جنکا مذہب
باطل ہے کتاب وسنت اور اجماع امت سے جیسا کہ انتصار وتحقیق الکلام وغیرہ میں مفصل
مرقوم ہے اور غیر مقلدین زمانہ کا چونکہ فسق مشتہر ہے لہذا ان مسائل پر جسطرح غیر مقلدین
عمل کرتے ہیں یعنی بطور تلفیہ منتہی علی النفس واتباع ہوا وطعن ائمہ اربعہ باطل ہے اور فاسد۔
تمام کتب حنفیہ باب الوتر میں ہے ھو ثلث رکعات اور باب التراویح میں ہے ھی عشرون رکعۃ
اور نماز جنازہ میں نہ قرأت ہے نہ جہر لا قرأۃ فیہا ولا تشہد درمختار بلکہ اگر کوئی قرأت پڑھیگا
گنہگار ہوگا۔ اسکا ارتکاب مکروہ تحریمی یا فعل ناجائز ہے رد المحتار میں ہے ظاہرہ ان الکراہۃ
تحریمیۃ وفی البحر لا یجوز لانہا محل الدعاء دون القرأۃ ومثلہ فی
الولوالجیۃ والتاتارخانیہ حنفیہ کے نزدیک یہاں جمع صوری بعذر مرض سفر بشرط مفصلہ فی الفقہ جائز

---

۱ نص موجب ومثبت اور محرم جب دونوں میں تعارض ہو۔ تو محرم کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے اور
جس چیز سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے اوس سے ذرہ بھر باز رہنا جن وانس کی عبادت سے
بہتر وافضل ہے۔ ۲ شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا کہ اوسکی نماز فاسد ہو جاتی ہے بہت سے
صحابہ کبار رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے نزدیک اور عبد اللہ بلخی رح نے فرمایا کہ امام کے پیچھے قرأت
پڑھنے والے کے منھ میں مٹی بھر دیجائے اور بعض کے نزدیک اُس کے دانت توڑنا مستحب ہے ۳
وتر کی نماز تین رکعتیں ہیں ۴ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں ۵ جنازے کی نماز میں
نہ قرأت پڑھنی چاہیئے نہ التحیات۔ ۶ ظاہر اس کا مکروہ تحریمی ہے ۷
قرأت پڑھنا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ محل دُعا ہے نہ محل قراءت اور اسی طرح فتاوے
والوالجیہ اور تاتارخانیہ میں مرقوم ہے ۱۲ ÷

جمع حقیقی قطعاً حرام و مخالف ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا[1] ای فرضا
معینا اوقاتھا نیز اسمیں دیدہ و دانستہ بلا عذر قضا ہے نماز ہے اپنے وقت سے اور وہ قطعاً بالاتفاق
حرام تفسیر مظہری[22] میں ہے قولہ تعالیٰ[2] کتابا موقوتا یقتضی الکون لکل صلوٰۃ وقتا
علی حدۃ بیضاوی[23] میں ہے حافظوا[3] علی الصلوٰۃ۔ بالاداء لوقتھا والمداومۃ علیھا
مدارک[24] میں ہے والمحافظۃ[4] علیھا ان لا تضیع عن مواقیتھا تفسیر کبیر[25] میں ہے
المراد بالمحافظۃ التعھد لشروطھا من وقت وطھارۃ وغیرھا[5] معالم[26] میں ہے
اضاعوا الصلوٰۃ ترکوھا واخروھا عن وقتھا[6] جلالین[27] میں ہے فویل للمصلین
الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون۔ غافلون یؤخرونھا عن وقتھا[7] موطا امام محمد[28]
میں ہے بلغنا[8] من الکبائر الجمع بین الصلوٰتین والفرار من الزحف والنھبۃ
ترمذی[29] میں ہے العمل علی ھذا عند اھل العلم ان لا یجمع بین الصلوٰتین
الا فی السفر او بعرفۃ[9] انتہی کلام بحر العلوم[30]۔ قال ابن مسعود ما رأیت
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوٰۃ لغیر میقاتھا الا صلوٰتین جمع بین المغرب
والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا، رواہ الشیخان (الی ان قال)
اذا کان حال خبر الجمع ما ذکرنا لا وجب ردہ او تاویلہ اما جمع التقدیم فلم یرد الا فی

۱ مسلمانوں کے واسطے نماز کا وقت مقرر ہے کیا گیا نماز فرض وقت متعین ہے ۲ ترجمہ قولہ کتابا موقوتا چاہتا ہے کہ ہر نماز کیواسطے الگ الگ وقت مقرر ہے ۳ نمازوں کو انکے وقتوں میں ادا کرنیکی حفاظت کرو اور اسکی ہمیشگی کرو ۴ نماز کی حفاظت یہ ہے کہ وہ اسکے وقتوں سے ضائع نہ ہو اور تاخیر نہ ہو ۵ محافظت سے مراد اوسکی شرطوں کا جو وقت و طہارت پاکی وغیرہ ہیں لحاظ و تعہد ہے ۶ انہوں نے نماز کو ضائع کر دیا یعنی انہوں نے نماز کو چھوڑ دیا اور ان کے وقتوں سے تاخیر کر دی ۷ ان نمازیوں کے واسطے خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے سستی کرنیوالے ہیں اپنی نمازوں سے غافل و بیخبر ہیں انکے وقتوں سے تاخیر کرتے ہیں ۸ تین چیزیں کبیرہ گناہوں سے ہیں (اول) دو نماز کو جمع کرکے پڑھنا (دوم) جہاد میں کافروں کے مقابلے سے بھاگنا (سوم) مال کسیکا اوچک لینا ۹ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دو نمازیں جمع کرکے نہ پڑھی جائیں مگر سفر میں یا عرفہ میں (قول اس کا قول جمع صوری پر محمول ہے نہ حقیقی پر کما ھو مصرح فی موضعہ) ۱۰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نماز کو اسکے وقت میں چھوڑ کر دوسرے وقت میں پڑھا ہو۔ بلکہ ہر نماز کو اسکے وقت میں ادا فرماتے تھے مگر دو نمازیں مغرب و عشا کو جمع کرکے مزدلفہ میں موسم حج میں پڑھا ہے اور نماز صبح کو اسدن اسکے معمولی وقت سے اول پڑھا۔ بخاری و مسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے (یہاں تک کہ کہا) کہ جب خبر جمع کا حال معلوم ہوا جو ہمنے ذکر کیا تو اسکا رد واجب ہوا یا تاویل لیکن جمع تقدیم کی روایت نہیں آئی مگر روایات شاذہ میں پس اُس کا اعتبار نہیں ہو سکتا بوجود دلیل قوی و برہان قاطع کے ۱۲

روایات شاذۃ لا اعتداد بھا عند سطوع شمس القاطع آخر میں مولانا بحر العلوم نے دقت
نظر ائمہ حنفیہ کی مدح فرمائی اور بعد تحقیق اس امر کے کہ جمع بین الصلوتین باطل ہے
الخ نزبک یہ کہا انظر ما ادق نظر ائمتنا حیث لا تفوت عنھم دقیقۃ[1] انتھی
اس مسئلے کی تحقیق بما لا مزید علیہ کتاب انتصار الحق اور حاجز البحرین وغیرہما
میں مسطور ہے اور سوا جمع مغرب و عشا کے مزدلفہ میں اور ظہر و عصر کے عرفات میں
حقیقی جمع دو نمازوں یا چند کا بطلان قرآن شریف کی متعدد آیات اور بہت سی احادیث
و آثار سے ثابت و مبرہن ہے اور یہی مذہب ہے حضرت خلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنکا وصف ان الحق ینطق علی لسان عمر ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر
اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضرت ام المؤمنین
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہم کا اکابر صحابہ سے اور عمر بن عبد العزیز اور سالم بن عبد اللہ اور
علقمہ بن قیس اور سعد بن یزید اور امام حسن بصری اور ابن سیرین اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور
جابر بن زید اور عمرو بن دینار اور حماد بن ابی سلیمان اور امام اعظم ابو حنیفہ وغیرہم اجلہ تابعین اور
اتباع تابعین کا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کذا فی رد المحتار و فتح القدیر وغیرہما واللفظ للاول اور ہے
وفی الصحیحین[2] عن ابن مسعود والذی لا الہ غیرہ ما صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلوٰۃ قط الا لوقتھا الا صلوتین جمع بین الظہر والعصر بعرفۃ وبین المغرب والعشاء بجمع الخ
ویکفی فی ذلک النصوص الواردۃ بتعیین الاوقات من الآیات والاخبار وتمام ذلک

۱ دیکھو کس قدر نظر دقیق و باریک ہے ہمارے حنفی اماموں کی کیونکہ ان سے کوئی دقیقہ فوت ہوتا ہے نہ کوئی باریکی رہ جاتی ہے ۲ بخاری و مسلم شریف میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ رسول اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ نے کسی نماز کو نہیں پڑھا مگر اسکے وقت میں مگر دو نمازوں کو یعنی ظہر و عصر کو میدان عرفات میں موسم حج میں جمع کرکے پڑھا ہے اور مغرب و عشا کو مزدلفہ میں جمع کرکے پڑھا ہے۔ جو نصوص قرآنی اور احادیث واسطے تعیین اوقات کے وارد ہیں وہ اس باب میں کفایت کرتی ہیں اسکی بحث تمام مطولات مثل زیلعی و شرح منیہ وغیرہ میں مذکور ہے اور سلطان العارفین ہمارے سردار و آقا مولانا محی الدین نے (انکے وسیلے سے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفع بخشے) فرمایا کہ میرا مذہب یہ ہے کہ جمع کرنا نمازوں کو سوائے عرفہ اور مزدلفہ کے نہیں جائز ہے کیونکہ اوقات نماز مقرر ہو چکے بغیر خلاف کے اور کسی نماز کو اُس کے وقت میں نہ پڑھکر دوسرے وقت میں پڑھنا جائز نہیں ۱۲

فی المطولات کالزیلعی و شرح المنیۃ و قال سلطان العارفین سیدی
محی الدین نفعنا اللہ بہ والذی اذھب الیہ انہ لا یجوز الجمع فی غیر عرفۃ
و مزدلفۃ لان اوقات الصلوۃ قد ثبتت بلا خلاف و لا یجوز اخراج
صلوۃ عن وقتہا انتہی ملخصا۔
[۳۵] روح البیان میں تحت تفسیر آیہ ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا
کے مرقوم ہے۔ و فی الحدیث[۱] من ترک صلوۃ حتی مضی وقتہا ثم قضی عذب
فی النار حقبا و الحقب ثمانون سنۃ کل سنۃ ثلث مأۃ و ستون یوما کل یوم
الف سنۃ مما تعدون۔ یعنی ترک الصلوۃ الی وقت القضاء اثم لو عاقب اللہ بہ
یکون جزاؤہ ہکذا و لکن اللہ یتکرم بان لا یجازی بہ اذا تاب عنہ کذا فی مشکوۃ
الانوار و فی الحدیث خمسۃ لا تطفأ نیرانہم و لا تموت دیدانہم و لا یخفف عنہم من عذابہا
مشرک باللہ و عاق لوالدیہ و الزانی بحلیلۃ جارہ و رجل سلم اخاہ الی
سلطان جائر و رجل او امرأۃ سمع المؤذن یؤذن و لم یجب من غیر عذر
کذا فی روضۃ العلماء۔

اور شخص غیر مقلد کی امامت حنفیہ کیواسطے مذہب حنفی میں اصلا درست نہیں

اسکے ادلہ بھی کثیر ہیں بخوف تطویل چند ادلہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

---

[۱] حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس کسی نے نماز کو چھوڑ دیا یہانتک کہ اُسکا وقت گذر گیا پھر قضا پڑھ لی تو وہ دوزخ میں ایک حقب عذاب میں رہیگا اور حقب اسی برس ہے اور ہر برس کے تین سو ساٹھ دن ہیں ہر دن ایک ہزار برس کا ہے ان دنوں سے جو تم شمار کرتے ہو یعنی چھوڑنا نماز کا وقت قضا تک گناہ ہے اگر اللہ تعالے عذاب کرے تو اُس کی جزا و سزا ایسی ہی ہونی چاہیئے لیکن اللہ تعالے کرم فرمائیگا جب وہ توبہ کریگا تو اُسکو جزا نہ دیگا معاف کر دیگا اسی طرح مشکوۃ الانوار میں مرقوم ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ پانچ شخص ہیں نہ تو اونکو دوزخ سے خلاصی ہوگی نہ اونکے کیڑے مرینگے نہ اونکے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ اول وہ کہ جس نے اللہ تعالے کے ساتھ شرک کیا۔ دوم وہ کہ جس نے اپنے ماں باپ کو تکلیف دی ہو۔ سوم وہ کہ جس نے اپنے ہمسایہ کی بی بی سے زنا کیا چہارم وہ کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کو ظالم بادشاہ کے ہاتھ میں سپرد کر دیا ہو اور گرفتار کرا دیا ہو۔ پنجم وہ مرد یا عورت جو اذان مؤذن سُنکر بغیر عذر کے اُسکی اجابت نکرے نماز کو نہ آئے یعنی اُسکے وقت سے اُسکو ٹالدے اسیطرح روضۃ العلماء میں مرقوم ہے واضح ہو کہ اول الذکر شخص کو تو یقینا خلود فی النار ہے باقی چار شخصوں کے لئے بھی بہت کچھ عذاب دردناک ہے۔

پہلی دلیل غیر مقلدین کے عقائد بعض منجر بکفر ہیں اور اکثر موجب فسق و بدعت
مثلاً امکان کذب باری تعالے اللہ عن ذالک علوا کبیرا تضلیل
امت چھ سو برس سے۔ مقلدین ائمہ اربعہ کو مشرک اور کافر بتانا
جن میں اکابر اولیاء اور ائمہ مشائخ طریقت بھی داخل ہیں رضوان اللہ
تعالے علیہم اجمعین۔ تجویز تعدد خاتم انکار خاتمیت علے الاطلاق
آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے واسطے جو نص قطعی سے ثابت ہے۔ اور
مجمع علیہ باجماع قطعی۔ انکار معجزات جو اخبار آحاد و مشاہیر سے ثابت ہیں۔ انکار
حقیقت قیاس۔ انکار حقیقت اجماع علی الاطلاق حالانکہ اجماع قطعی کا منکر قطعاً
کافر۔ تخطیہ صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین کو خاطی ٹھیرایا معاذ اللہ جنکی شان
عالی میں حق تعالے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ فرماتا ہے اور اُنکو اتقی اور
اکرم کہتا ہے۔ صحابہ کرام کے درمیان تباغض و تحاسد کا قائل ہونا حالانکہ اللہ
تعالے فرماتا ہے رحماء بینہم۔ تقلید اور بیعت مروجہ طرق و سلاسل
اولیاء خصوصاً اربعہ مشاہیر۔ قادریہ۔ چشتیہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ وغیرہم کو شرک
اور بدعت اور ارباب طرق اور مشائخ و ائمہ طریقت کو معاذ اللہ بیدین و گمراہ جاننا۔
و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ فقہ کو مکر و فریب کا جال فقہا کو
مکار و فریبی و مفسد و مخرب دین کہنا اور جاننا جو انکے ہاں ہیں ہاں ملائے وہی مسلمان
باقی سب کافر و مشرک و بدعتی و گمراہ و بیدین۔ بعض عقائد روافض و خوارج و معتزلہ و
مشبہہ و مجسمہ میں شرکت جو مخالف ہیں عقائد جمیع اہل سنت و جماعت کے۔ بیس
رکعت تراویح کو بدعت ضلالت۔ اور حضرت ناطق بالصواب لو کان نبی بعدی
لکان عمر[۱] ان الشیطان یفر من ظل عمر الحق ینطق علی لسان عمر
جنکی رائے مطابق وحی الہی اعنی فاروق اعظم خلیفہ راشد اکرم امیر المؤمنین مقتضم

---

[۱] (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو البتہ عمر رضہ ہوتے۔ بیشک شیطان عمر رضہ کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ عمر رضہ کی زبان پر حق تعالے بولتا ہے رضی اللہ تعالے عنہ ۱۲

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاطی اور مخترع بدعت ضلالت ٹھہرانا نعوذ باللہ منہا - کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا - جو شخص یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہے - یا کسی نبی یا ولی کو پکارے - کسی طرح یا اون کو وسیلہ سمجھکر اون سے توسل کرے وہ پکا مشرک - اس میں تین شرک جلی اشراک فی العلم - اشراک فی التصرف - اشراک فی العبادۃ - اسی طرح [19] یا محمد یا رسول اللہ کہنے والا کافر - آنحضرت [20] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے - جو شخص [21] یہہ عقیدہ رکھے کہ اعمال واحوال امت پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عالم برزخ میں اطلاع ہوتی ہے - وہ مشرک اور کافر - استمداد [22] اہل قبور سے بطور توسل غیر مستقل جان کر بھی شرک اور کفر - جو شخص [23] انبیا اولیا کو باعطائے الٰہی غیب دان جانے وہ کافر و مشرک - مدینہ شریف [24] کو بقصد زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تبرک جانا بت پرستی - مشائخ [25] طریقت کے اعمال واشغال بدعت وضلالت و شرک [26] اپنی لٹھیا سے نفع پہنچا نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھکر ہے تاریخ سید احمد دحلان میں ابن عبد الوہاب کا مقولہ دیکھئے عصا ھذہ خیر من محمد [27] لانہا ینتفع بہا فی قتل الحیۃ ونحوھا ومحمد قد مات ولم یبق فیہ نفع اصلا - درود مستغاث [28] اور دلائل الخیرات وکبریت احمر درود اکبر وغیرہ کتب اوراد وصلوات محض بے اصل اختراعی ہیں قابل پھونک دینے کے ہیں - روضۂ مطہرہ [29] نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قابل انہدام ہے کہ بدعت سیئہ ہے لو اقدر [30] علی حجرۃ الرسول لہدمتہا - آنحضرت [31] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ فرط محبت شرک آپ سے محبت رکھنے والا مشرک - آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ افعال تشریعی

۱؎ وہابیوں غیر مقلدوں کی زبان سے بڑے بڑے کلمات نکلتے ہیں یہ لوگ نہیں تو ہیں لئے مگر جھوٹ ۲؎ ابن عبد الوہاب وہابیوں کا پیر بکتا ہے کہ میری لاٹھی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ وغیرہ کو مار کر نفع لیا جاتا ہے اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مر گئے اور انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا - نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات ۱۲ ۳؎ (محمد بن عبد الوہاب افسر وہابیوں کا بکتا ہے) کہ اگر حجرۂ (مبارک) رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر قدرت پاونگا تو توڑ ڈالونگا کیونکہ وہ بدعت سیئہ ہے - نعوذ باللہ من ہذہ الہفوات ۱۲ *

اور محمود نہ تھے معاذ اللہ - آپ [32] کے واسطے عصمت مطلقہ ثابت نہیں تضمین و اقتباس قرآنی کفر - اسی [33] بنا پر شیخ سعدی و مولانا جامی و نظامی و حافظ شیرازی قدس سرہم وغیرہم کو کافر بنانا اور اُن پر کفر کا فتوے دینا - پیشاب [34] کے بعد ڈھیلے سے استنجا بدعت سیئہ ہے - معاذ اللہ اس سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکے نزدیک بدعتی ٹھہرے - انکار [35] شفاعت علی الاطلاق - یہہ عقیدہ [36] کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا ولی اور شفیع جاننے اقبح انواع شرک ہے حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے - انما ولیکم اللہ ورسولہ جو شخص [37] آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے توسل و استغاثہ کرے - اسمیں اور کفار مشرکین میں جو بت پرست ہیں کچھ فرق نہیں - وہ اور ابوجہل دونوں برابر ہیں ھو وابو جہل سواء - جس [38] مذہب جو مسئلہ اپنی خواہش نفسانی کے موافق چاہو چھانٹ لو - اور اسپر بے دھڑک عمل کرو - تقلید کر لینا جائز ہے - یہہ سب عقیدے دل کے اندر رکھو زبان سے سنی حنفی اپنے آپکو کہلاؤ - جو ان [39] عقائد پر نہو اُسکا خون مباح - جب موقع پاؤ قتل کر دو بڑا ثواب ہے - اور سوا ان کے بہت سے اسی قسم کے عقائد باطلہ ان کے ہیں - نظر بہ مدعا بر تقدیر عقائد کفریہ ظاہر ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور بر تقدیر فسق ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی - جس کا اعادہ واجب درمختار میں ہے - کل صلوٰۃ [40] ادیت مع کراھۃ التحریم تعاد وجوبا فی الوقت -

دوسری دلیل انکے عملیات کثیر موجب فساد نماز ہیں - مثلاً پانی کتنا ہی قلیل ہو نجاست کے پڑنے سے پلید نہیں جبتک رنگ و بو و مزہ نہ بدلے - کنوئیں میں کتا بلی سور ڈوب کر مر جائے - تو کنواں پاک ہے - پانی نکالنے کی ضرورت نہیں - تحریم [41] خمر و میتہ و دم مسفوح موجب نجاست نہیں - نہ دال بر نجاست - منی پاک - تو جامہ منی آلود سے نماز پڑھنا اور پڑھانا اعادہ کرنا درست عمامہ یعنی پگڑی پر مسح جائز سر پر نکرے تو اسی پر کافی ہے - پانی سے دیکھے اور پانی

۱؎ اے مسلمانو تمہارے کوئی ولی و مددگار نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۱۲ *

۲؎ جو نماز مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کیجائے تو وقت میں اُس کا اعادہ واجب ہے ۱۲ *

تیمم نہیں ٹوٹتا بلکہ جو نواقض وضو ہیں وہی نواقض تیمم ہیں۔ امام کی نماز میں خلل ہو تو وہ خلل امام پر ہے۔ مقتدیوں پر نہیں۔ مثلاً امام حالت جنابت میں نماز پڑھائے یا نجس کپڑے سے امامت کرے تو اس سے امام ہی کی نماز میں خلل ہوگا نہ اوسکے مقتدیوں کی نماز میں۔ بجائے پاؤں دھونے کے پاؤں پر بے موزے کے مسح کرے تو کافی ہے۔ اور اُس سے نماز درست۔ شیر خوار[۱] لڑکے کا پیشاب نجس نہیں بلکہ پاک ہے۔ جو شخص[۲] غیر مقلد اپنی بی بی سے جماع کرے اور انزال نہو تو اُسکی نماز بے غسل درست۔ غسل کی کچھ ضرورت نہیں۔ چند[۳] نمازوں کو جمع کر کے ایک وقت میں قضا پڑھ لینا۔ قصداً[۴] نماز کو اپنے وقت سے بلا عذر فوت کر دینا۔ **اقول** وبحولہ سبحانہ احول جب ان کے عقائد و اعمال کا یہہ حال تو ان کے پیچھے نماز اہل سنت کی کیونکر بلا کراہت یا مطلقاً درست ہوگی۔

شرح عقائد نسفی میں ہے لا کلام فی کراھۃ الصّلوٰۃ خلف الفاسق و المبتدع ھذا اذا لم یؤد الفسق او البدعۃ الی حد الکفر اما اذا ادی الیہ فلا کلام فی عدم جواز الصّلوٰۃ خلفہ انتہی۔

تیسری دلیل بر تقدیر عدم مراعات مذہب حنفی شافعی امام کے پیچھے بھی نماز درست نہیں حالانکہ وہ اہل سنت سے ہی پھر لامذہب کے پیچھے کیونکر درست ہوگی۔ **درمختار** میں بحر سے منقول ہے۔ ان[۱] تیقن المراعاۃ لم یکرہ او عدمہا لم یصح وان شک کرہ **رد المحتار** میں ہے ھذا[۲] ھو المعتمد لان المحققین جنحوا الیہ وقواعد المذہب شاھدۃ علیہ **عالمگیری** میں ہے۔ الاقتداء بشافعی المذھب انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع الخلاف۔

چوتھی دلیل بالفرض بر تقدیر مراعات مذہب حنفی بھی غیر مقلد کے پیچھے نماز جائز نہیں

---

[۱] فاسق و بدعتی کے پیچھے بلا شبہہ نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ اس مکروہ تحریم کا حکم بھی اسوقت تک ہے کہ فاسق و مبتدع کی بدعت و فسق حد کفر تک نہ پہنچی ہو۔ اور اگر حد کفر تک پہنچگئی ہے۔ تو اون کے پیچھے نماز بالکل ناجائز ہے۔ [۲] اگر مراعات کا یقین ہو تو مکروہ نہوگی یا عدم مراعات کا یقین ہو تو اُن کے پیچھے نماز صحیح نہیں اور اگر شک ہو تو مکروہ ہے [۳] یہی قول معتبر ہے کیونکہ محققین اسکی طرف گئے ہیں اور قواعد مذہب بھی اسپر گواہ ہیں [۴] مذہب شافعی کے ساتھ اقتدا صحیح نہیں مگر امام جب مواضع خلاف میں رعایت کرتا ہو۔ ۱۲ ÷

اسلئے کہ یہہ لوگ خارج ہیں فرقۂ ناجیۂ اہل سنت و جماعت سے اور داخل ہیں اہل ہوا و خوارج میں جو جملہ فرق ضالہ مبتدعۂ ناریہ سے ہیں۔ جیسا کہ محقق شامی نے باب البغاۃ میں تصریح کی ہے۔ کہ اتباع عبد الوہاب خوارج سے ہیں اور اہل ہوا کے پیچھے نماز ہمارے امام اعظم سلطان الائمہ کے نزدیک اصلاً جائز نہیں۔

فتاوےٰ تاتارخانیہ میں ہے۔ روی[۱] عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وابی یوسف رحمہ اللہ ان الصّلوٰۃ خلف اہل الاھواء لا یجوز۔

فتح القدیر میں ہے وروی[۲] محمد عن ابی حنیفۃ وابی یوسف رحمہما اللہ تعالےٰ ان الصّلوٰۃ خلف اہل الاھواء لا یجوز۔

پانچویں دلیل عقائد مذکورہ اور اعمال مزبورہ سے واضح کہ غیر مقلدین نا منجو اعمال و عقائد میں مخالف اہل سنت و جماعت ہیں وہ بیشک متبدع ہیں خارج اہل سنت سے چنانچہ علامہ **طحطاوی** نے تصریح کردی من[۳] کان خارجا من ھذہ المذاھب فھو من اہل البدعۃ والنّار اور بدعتی سزاوار امامت نہیں کما مر وسیاتی المزید ان شاء اللہ تعالیٰ۔

چھٹی دلیل بنائے لامذہبی و غیر مقلدی اسپر ہے کہ جس مذہب سے جو بات اپنے مطلب اور خواہش نفسانی کے موافق چاہے اختیار کر لے۔ اور ایک مذہب کو چھوڑ کر جب چاہا اور جس مسئلے میں چاہا۔ دوسرا مذہب اختیار کر لیا۔ بلا ضرورت ملجیہ شرعیہ معتبرہ کے اور اُس کا نام انتحال اور انتقال ہے اور یہہ امر خلاف قرآن و حدیث اور موجب فسق تام و بدعت لا کلام بلکہ الحاد و ارتداد اور ایسا شخص ضال مضل فاسق کامل متبدع قابل اشد تعزیر مردود الشہادۃ ملحد مرتد ہے کلّ ذالک مصرح فی کتب الفقہ وغیرھا پھر ایسے شخص کے پیچھے جواز نماز کیا معنی ایسا شخص ہرگز ہرگز سزاوار امامت نہیں جامع الرموز میں کشف اور شرح طحطاوی سے منقول ہے

---

[۱] امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رحمہما اللہ سے روایت ہے کہ اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں

[۲] امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالےٰ سے امام محمد رحمہ اللہ تعالےٰ روایت کرتے ہیں کہ بیشک اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوتی ÷

[۳] جو شخص ان چاروں مذہب سے خارج ہو وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔ ۱۲ ÷

[1] من جعل الحق متعدداً كالمعتزلة اثبت للعامی الخیار من کل مذهب ما یهواه ومن جعل واحداً کعلمائنا الزم للعامی اماماً واحداً فلو اخذ من کل مذهب مباحه صار فاسقاً تاماً۔

فتاوے جواہر میں ہے لو انتقل الی مذهب الشافعی رح لم تقبل شهادته وان کان عالماً۔ [2]

فتاوی عالمگیری میں ہے حنفی ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر [3]

رد المحتار میں ہے کہ لا تقبل شهادته [4]۔

جواہر الفتاوے میں ہے حنفی انتقل الی مذهب الشافعی اگر این مرد عامی ست ساقط القول والشهادة شود۔ واگر اہل علم است مبتدع وضال گردد

فتاوی نسفیہ میں ہے سئل عن شفعوی صار حنفیاً ثم اراد ان ینتقل الی مذهب الشافعی اجاب الامام ابو الحسن الماتریدی انه یعزر هذا البائس اشد التعزیر [5]

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ اپنے رسالہ مبدء و معاد میں افادہ فرماتے ہیں کہ نقل از مذہب الحاد است فتاوی تاتارخانیہ میں ہے عن ابی یوسف رح من انتقل من هذه الاشیاء فهو صاحب بدعة ولا ینبغی للقوم ان یؤمهم صاحب بدعة [6] صغیری و کبیری شرح منیہ میں ہے کہ یکره تقدیم الفاسق کراهة تحریم وکذا

---

[1] جس نے حق کو متعدد گردانا مانند معتزلہ کے اسنے عامی کیواسطے اختیار کو ثابت کیا ہر مذہب سے اپنی خواہش نفسانی کے موافق جو چاہے کرے اور جس نے حق کو ایک گردانا جیسے ہمارے علمائے اہل سنت تو اسنے عامی کے واسطے ایک امام کو لازم کیا پس جس شخص نے ہر مذہب سے اسکے مباح کو لے لیا تو وہ شخص پورا فاسق ہوگا [2] اگر حنفی مذہب سے شافعی رح کیطرف چلا گیا تو اسکی گواہی مقبول نہوگی۔ اگرچہ وہ عالم ہی ہو [3] جو شخص حنفی مذہب سے شافعی مذہب کی طرف چلا گیا تو وہ تعزیر دیا جائیگا [4] اسکی گواہی قبول نہیں [5] اس شافعی کا کیا حکم ہے جو حنفی ہو گیا پھر مذہب شافعی کی طرف جانے کا ارادہ کرتا ہے تو امام ابو الحسن ماتریدی نے اسکا جواب دیا کہ وہ شخص خشک مرتد ہے سخت تعزیر دیا جائیگا [6] امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ جو شخص ان مسائل سے نقل کر جائے تو وہ بدعتی ہے اور کسی قوم کو یہ مناسب نہیں کہ اونکا امام بدعتی ہو [7] فاسق کا امام ہونا مکروہ تحریمی ہے اسیطرح بدعتی کا امام ہونا ۱۲

المبتدع۔

رد المحتار میں ہے واما الفاسق [1] فقد عللوا کراهة تقدیمه بانه لا یهتم لامر دینه وبان فی تقدیمه للامامة تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعاً ولا یخفی انه اذا کان اعلم من غیره لا تزول العلة فهو کالمبتدع تکره امامته بکل حال بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم ولذا لم تجز الصلاة خلفه اصلاً عند مالک وروایة عن احمد انتهی۔

طحطاوی میں ہے۔ الکراهة فیه تحریمیة [2] انتهی۔

اقول غیر مقلدین کے پیچھے نماز بوجہ فسق وابتداع مکروہ تحریمی کا قول تنزلاً ہے ورنہ جب انتقال مذہب سے الحاد وارتداد ٹھیرا تو انکے پیچھے نماز اصلاً جائز نہیں اسلیئے کہ ملحد ومرتد کے پیچھے قطعاً یقیناً نماز ندارد۔

تنبیہ یاد رہے کہ آئندہ بھی بعضے ادلہ بر سبیل تنزل لکھے گئے ہیں ورنہ مجموعہ ان کے عقائد باطلہ واعمال فاسدہ کا بالضرور مبطل ومفسد نماز ہے۔

ساتویں دلیل [3] قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اجعلوا ائمتکم خیارکم فانهم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواه الدارمی والبیهقی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو افضل الناس ہونا چاہئے اور فاسق ایسا نہیں ہے خصوصاً فاسق معلن اور غیر مقلد کھلا ہوا تو اسکے بدعتی اور صاحب ہوا اور فاسق معلن ہونے میں کوئی شبہ نہیں پھر وہ سزاوار امامت کہاں ہو سکتا ہے۔

---

[1] فاسق کی امامت کے مکروہ ہونے کی علت فقہانے یہہ بیان فرمائی ہے کہ وہ امور دین کا اہتمام نہیں کرتا ہے اور اسکو امام بنانے میں اسکی تعظیم ہے حالانکہ شرع شریف سے اسکی اہانت سب کے اوپر واجب ہے اور پوشیدہ نہ ہے کہ اگر وہ فاسق زیادہ علم والا ہو اوروں سے تب بھی علت کراہت زائل نہوگی تو مانند بدعتی کے ہے اسکی امامت ہر حال میں مکروہ ہوگی بلکہ شرح منیہ والے تو اسکو امام بنانا مکروہ تحریمی فرماتے ہیں اسیواسطے امام مالک رح کے نزدیک اسکے پیچھے نماز جائز ہی نہیں اور امام احمد رح سے بھی ایک روایت آئی ہے کہ اسکی پیچھے نماز جائز نہیں [2] فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے [3] رسول اکرم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تمہارے درمیان جو شخص سب سے بہتر وافضل ہو اسکو امام بناؤ کیونکہ امام تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان میں قاصد ہے اس حدیث شریف کو دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۲

آٹھویں دلیل حدیث شریف میں ہے[1]، خطبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ایھا الناس (الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ولا یؤمن فاجر مؤمنا الا ان یقھرہ بسلطان یخاف سیفہ وسوطہ رواہ ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ عنہ۔

اقول وبصولہ سبحانہ اصول یہاں سے صلوا خلف کل بر وفاجر کے معنی مجمل صاف واضح فان کلام الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ککلام اللہ تعالیٰ یفسر بعضہ بعضا۔

نویں دلیل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے[2] ان سرکم ان یقبل اللہ صلاتکم فلیؤمکم خیارکم رواہ الحاکم فی مستدرکہ مرفوعاً۔

دسویں دلیل طوالع الانوار میں ہے[3] اما الفاسق العالم فلا یکون الافضل لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علینا اھانتہ شرعاً والصلاۃ خلفہ مکروہۃ تحریماً۔ ای حتی یقدم للامامۃ ١٢

اقول جب فاسق عالم بلکہ اعلم کی امامت مکروہ تحریمی ہے تو غیر عالم کا کیا پوچھنا ہے اور اکثر غیر مقلدین میں دونوں باتیں موجود بلکہ اور کچھ فتفکر۔

گیارھویں دلیل تبیین الحقائق میں ہے[4] قد وجب علیھم اھانتہ شرعاً شرح منیہ میں ہے لو قدموا فاسقا یأثمون بناءً علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم

بارھویں دلیل حاوی قدسی میں ہے[5] قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ اکرہ ان یکون الامام صاحب ھوی او بدعۃ او فاسقاً واکرہ للرجل ان یصلی خلفھم

---

[1] ایک بار رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو وعظ سنایا پس فرمایا اے لوگو کسی مسلمان کا فاسق امام نہ ہو مگر زبردستی سے جسکی تلوار و تازیانے کا خوف ہو اس حدیث کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ [2] تمکو اگر خوش آئے اور منظور ہو کہ تمہاری نماز کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تو چاہئے کہ تم میں جو سب سے بہتر ہو۔ وہی امام ہو اس حدیث کو حاکم نے اپنی مستدرک میں مرفوعاً روایت کیا ہے [3] فاسق عالم بھی افضل نہ ہوگا کیونکہ اسکو امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرع سے اس کی اہانت سب پر واجب ہے اور اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے [4] شرع کا حکم سب مسلمانوں پر یہی ہے کہ فاسق کی اہانت کریں فاسق کی اہانت و حقارت واجب ہے [5] اگر فاسق کو امام بنایا تو بنانے والے گنہگار ہونگے۔ کیونکہ اوس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔ [6] امام اعظم نے فرمایا کہ صاحب ہوا یا بدعتی یا فاسق کے امام ہونے کو مکروہ جانتا ہوں اور فاسق کے پیچھے نماز گذارنے کو بھی مکروہ جانتا ہوں کہ اسکے پیچھے کوئی شخص نماز نہ پڑھے

اقول اس روایت سے معلوم ہوا کہ فاسق و بدعتی جیسے غیر مقلد کا خود امام ہونا اور اوس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا سب مکروہ تحریمی ہے ہمارے امام اعظم صاحب کے نزدیک اور حق یہی ہے فماذا بعد الحق الا الضلال اور غیر مقلد موافق روایت کشف و شرح طحاوی کے پورا فاسق ہے۔

تیرھویں دلیل فاسق غیر عالم اور عالم کا حال تم سن چکے۔ اب اعلم کا بھی سن لو طحاوی میں ہے۔[1] اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعاً ومفاد ھذا کراھۃ التحریم اور رد المحتار سے بھی اس کی تصریح گذر چکی۔

چودھویں دلیل انکار قیاس موجب کفر ہے تاتارخانیہ میں ہے[2] رجل قال قیاس ابی حنیفۃ رح حق نیست یکفر۔

پندرھویں دلیل انکار اجماع موجبات کفر سے ہے درمختار کتاب الجنائز میں ہے[3] والصلوۃ علیہ فرض کفایۃ بالاجماع فیکفر منکرھا لانہ انکر الاجماع انتھی نور الانوار میں ہے[4] ان الاجماع فی الامور الشرعیۃ یفید الیقین والقطعیۃ فیکفر جاحدہ انتھی۔

اقول قیاس واجماع کے حجت شرعی ہونے پر تمام مجتہدین اہل سنت و جماعت کا اجماع قطعی ہے اور منکر اجماع قطعی کافر بالاتفاق۔ اب غیر مقلدین کی تصانیف عدیدہ میں یہ انکار صاف صاف دیکھ لیجئے اونکی زبان سے جب چاہئے سن لیجئے مگر تقیہ کا بند و بست کرکے۔

سولھویں دلیل اس میں شبہ نہیں کہ مقلدین غیر مقلد کے امام بننے سے ضرور کراہت کرینگے کہ ضدین ہیں اور ایک ضد کے دوسری ضد خوش ہو نہیں سکتے کوئی معنی نہیں اس تقدیم پر

---

[1] جو فاسق زیادہ علم والا ہو وہ بھی امام نہ بنایا جاوے کیونکہ اسکو امام بنانے میں اسکی تعظیم ہے اور شرع سے اسکی اہانت مسلمانوں پر لازم و واجب ہے اور خلاصہ اسکا یہ کہ اسکی امامت مکروہ تحریمی ہے [2] جس نے کہا کہ امام اعظم رح کا قیاس حق نہیں ہے تو وہ کافر ہے [3] نماز جنازہ سب کے نزدیک فرض کفایہ ہے پس اسکا منکر کافر ہوگا کیونکہ اوس نے اجماع کا انکار کیا۔ [4] امور شرعیہ میں اجماع یقین کا فائدہ دیتا ہے پس اسکا منکر کافر ہوگا [5] نفع الطیب میں بھوپالی کا قول ہے۔ قیاس فاسد و اجماع بے اثر آمد آہ۔ ١٢

حسب فرمان واجب الاذعان رسول الثقلین[1] لا یقبل اللہ صلوٰۃ من تقدم قوما وھم لہ کارھون - رواہ ابو داؤد - جب امام ہی کی نماز مقبول نہ ہوئی تو مقتدیوں کی کیونکر مقبول ہوگی ÷

سترھویں دلیل روایات سابقہ سے غیر مقلد کا فاسق ہونا جب متعین ہولیا - اون عقائد سے قطع نظر کرنے کے بعد جو منجر بکفر ہیں - تو فاسق کو امام بنانا اور اُس کا خود امام بننا - اور اگر وہ آپ سے امام بنجائے جب بھی اُس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہونا ثابت ہو چکا - پس اگر وہ خود امام بنے گا تو اُن صورتیں مرتکب ہوگا گناہ کبیرہ کا - اور جو لوگ اُسکو امام بنا ئینگے یا اوس کے پیچھے نماز پڑھینگے وہ بھی کبیرہ کے مرتکب ہو جائینگے - اسلئے کہ رضا بکبیرہ اور اعانت گناہ کبیرہ پر بھی گناہ کبیرہ ہے -

زواجر عن اقتراف الکبائر علامہ محقق حافظ ابن حجر ص۱۱۲ مطبوعہ مصر میں ہے - الکبیرۃ السادسۃ والثمانون[2] امامۃ الانسان لقوم وھم لہ کارھون ایضا الکبیرۃ الثانیۃ والثالثۃ والستون[3] الرضا بکبیرۃ من الکبائر والاعانۃ علیھا بای نوع کان انتھی و قد قال اللہ سبحانہ فان ترضوا عنھم فان اللہ لا یرضی عن القوم الفاسقین ÷

اٹھارھویں دلیل لامذہب اور غیر مقلد کے متعصب ہونے میں کسی کو شبہ نہیں - ہندوستان کے غیر مقلدین کا تعصب اہل سنت وجماعت سے خصوصًا حنفیہ سے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے الا من شذ و ندر والشاذ کالمعدوم لا یعتبر اور متعصب جو اہل سنت صاحب مذہب و مقلد ہو مثلاً شافعی وغیرہ تو اوسکے پیچھے نماز جائز نہیں ہے پھر غیر مقلد لامذہب جسکا تعصب اہل سنت سے بے حد ہے اور یقینی اُس کے پیچھے نماز کس طرح جائز اور درست ہوگی - تاتارخانیہ میں ہے[4] - الاقتداء بشفعوی المذہب قالوا لا باس بہ اذا لم یکن متعصبا ایسا ہی

---

[1] جس امام کو قوم مکروہ جانتی ہے اُس امام کی نماز اللہ تعالےٰ قبول نہیں کرتا ہے اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے [2] جس امام کو قوم مکروہ جانتی ہے اُس کا امام ہونا گناہ کبیرہ ہے [3] کبیرہ گناہوں سے کسی کبیرہ کے ساتھ راضی ہونا بھی کبیرہ ہے، اور کبیرہ گناہ کے اوپر مدد کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے کسی قسم کی مدد ہو [4] شافعی کے ساتھ اقتدا کرنا اُس مذہب والے میں مضائقہ و حرج نہیں جب وہ متعصب نہو - ۱۲ ÷

عالمگیری میں ہے اور جامع الرموز میں ہے - اما الاقتداء بالشافعی فلا باس بہ اذا لم یتعصب انتھی -

اونیسویں دلیل افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کو اختیار کرنا خلاف عقل و نقل اور خلاف حکم خدا و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور سراسر جہالت اور خیانت اللہ اور اللہ کے رسول کی بلکہ انتظام ظاہر دنیاوی امور مسلمین کی بابت احادیث میں وارد ہے کہ جو کوئی افضل کے ہوتے مفضول کو اختیار کرے تو خائن ہے اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول کا اور نماز میں امامت تو امور دینیہ سے ہے تو اس میں جو شخص افضل کے ہوتے مفضول کو امام بناویگا کیونکر خائن خدا و رسول کا ہوگا - اخرج[2] الطبرانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم من تولی امر المسلمین شیئا فاستعمل علیھم رجلا وھو یعلم ان فیھم من اولی بذلک واعلم منہ بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ فقد خان اللہ ورسولہ وجماعۃ المسلمین -

بیسویں دلیل جب روایات واحادیث وآیات سے ثابت ہولیا کہ غیر مقلد کی امامت ناجائز یا مکروہ تحریمی ہے تو معلوم ہوگیا کہ قول جواز اُسکی امامت کا مرجوح ہے - تو اب جو اُسکو امام بنائیگا مقلد لائق امامت کے ہوتے ہوئے وہ عامل ہوگا قول مرجوح پر اور یہ خرق اجماع ہے اور مخالفت اجماع کی حرام اور باطل ہے اُن آیات واحادیث سے جن سے حجیت اجماع مبرہن ہے -

در مختار میں ہے ان[3] الحکم والفتیا بالقول المرجوح جھل وخرق للاجماع -

---

[1] اس عبارت کا ترجمہ وہی ہے جو اس کے قبل کی عبارت کا صفحہ ۱۱ کے آخر میں گذر چکا۔

[2] طبرانی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول علیہ صلوٰۃ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کے کام کا متولی ہوا پھر اُس نے مسلمانوں پر ایک شخص کو عامل بنایا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اُس قوم میں اُس سے بہتر و افضل اُس کام کے واسطے اور اُس سے زیادہ علم والا اُس جماعت میں موجود ہے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُس سے زیادہ جاننے والے موجود ہیں تو اُس نے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ اور جماعت مسلمین کی خیانت کی -

[3] ضعیف قول کے ساتھ فتوے دینا جہل ہے اور خلاف اجماع ہے ۱۲ ÷

اکیسویں دلیل مجموعہ روایات احادیث و آیات سابقہ صراحتاً و ضمناً سے واضح بلکہ اوضح کہ غیر مقلد کو امام بنانا قطعاً معصیت اور تجویز و اجازت اسکی امامت کی یقیناً استحلال معصیت اور استحلال ایسی معصیت کا جو قطعی دلیل سے ثابت ہو کفر۔

شرح عقائد نسفی میں ہے استحلال المعصیة صغیرة کانت او کبیرة کفر اذا ثبت کونها معصیة بدلیل قطعی۔

بائیسویں دلیل مجموعہ عقائد و اعمال مسطورہ مثلاً نجس پانی سے وضو چند نمازوں کا ایک وقت جمع کرکے پڑھ لینا حنفیہ کے نزدیک یقیناً فسق اور معصیت بلکہ انکا استحلال کفر۔ اور عبارت سوال سے ظاہر کہ غیر مقلد معلن اور مجاہر یعنی علانیہ و کھلم کھلا مسائل غیر مقلدی پر عامل تو اس تقدیر پر فساد یا کراہت تحریمی نماز کا یقینی۔ ایسی حالت میں غیر مقلد کو امام بنانا یقیناً ناجائز۔ وکل ذلك باهر لمن له ادنی مسکة بالفهم واللہ سبحانه الموفق۔

تیئیسویں دلیل خود امام بننا ایسے شخص کا جو دین کے امور میں بے باک ہو جیسے فاسق اور غیر مقلد گناہ کبیرہ ہے۔ ایسا ہی درخواست کرنا اور چاہنا امامت اور امارت کا گناہ کبیرہ ہے باوجود ارتکاب امور نامشروعہ کے مثلاً بلکہ اسپر عزم تک گناہ کبیرہ ہے۔

زواجر عن اقتراف الکبائر ص میں ہے الکبیرة الثامنة والتاسعة والثلاثون والاربعون بعد الثلثمائة تولی الامامة او الامارة مع علمه بخیانته لنفسه او عزمه علیها وسوال ذلك پھر اس کے بعد بہت سے احادیث و ادلہ اس مضمون پر نقل کئے۔

چوبیسویں دلیل ظالم اور فاسق کو (جیسے غیر مقلد) امام بنانا اگرچہ امور دنیاوی میں سے کسی کے واسطے ہو گناہ کبیرہ ہے۔ پھر نماز تو افضل امور دینیہ سے ہے اس میں امام بنانا فاسق کو

ل گناہ کو حلال جاننا خواہ وہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے جب اسکی معصیت دلیل یقینی سے ثابت ہو۔
۲ جو شخص امامت یا امارت کا متولی ہو حالانکہ وہ جانتا ہے کہ مجھ سے خیانت ہوگی یا خیانت کا اسکا ارادہ تھا اور اس کا سوال یہ سب کبیرہ ہیں یعنی ایسے شخص کا متولی ہونا یا امیر ہونا یا ان دونوں کا سوال کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ ۱۲

اور ایسے شخص کو جو کھلم کھلا مرتکب ہو امور نامشروعہ کا کس طرح جائز ہوگا نیز زواجر ص جلد ثانی مطبوعہ مصر میں ہے الکبیرة الحادیة والاربعون بعد الثلث مائة تولیة جائر او فاسق امرا من امور المسلمین۔

پچیسویں دلیل لوگ کسی فاسق کو بوجہ اس کی محبت یا کسی رشتہ قرابت کے امام یا امیر بنائیں باوجود ایسے شخص کے جو اس سے بہتر امامت اور امارت کیلئے موجود ہو اسکا حال یہ ہے کہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے خائن ہیں بلکہ بموجب فرمان واجب الاذعان رسول انس و جان صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ یہ لوگ مستحق لعنت اللہ تعالیٰ کے ہیں نہ انکا فرض مقبول نہ نفل اور دوزخی ہیں جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفہ اول بلا فصل صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عن یزید بن ابی سفیان قال قال لی ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین بعثنی الی الشام یا یزید ان لك قرابة عسیت ان تؤثرهم بالامارة وذلك اکثر ما اخاف علیك بعد ما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ولی من امر المسلمین شیئا فامر علیهم احدا محاباة فعلیه لعنة اللہ لا یقبل اللہ منه صرفا ولا عدلا حتی یدخله جهنم رواه احمد والحاکم وصححه۔ وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استعمل رجلا من عصابة وفیهم من هو ارضی للہ منه فقد خان اللہ ورسوله والمؤمنین۔

ل ظالم یا فاسق کا متولی ہونا کسی کام کا مسلمانوں کے کاموں میں سے گناہ کبیرہ ہے۔ ۲ یزید بن ابو سفیان رضی سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھکو ملک شام کو روانہ فرمارہے تھے تو فرمایا کہ اے یزید تیرے قرابت دار ہیں تم عنقریب انکو امیر بنانا پسند کروگے تیرے اوپر مجھکو زیادہ خوف اور ڈر اسی کا ہے اور رسول خدا علیہ التحیة والثنا نے اس باب میں فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کام کا امور مسلمانوں میں سے متولی بنایا جائے پس اس شخص کی محبت سے اسکو امیر بنایا تو اس شخص کے اوپر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اسکی نفل قبول فرمائیگا نہ فرض یہانتک کہ اسکو دوزخ میں داخل کریگا اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور صحیح فرمایا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے ایک مرد کو عامل اور افسر بنایا ایک جماعت کا حالانکہ ان لوگوں میں اس سے افضل موجود ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کی خیانت کی۔ ۱۲

چھبیسویں دلیل ادلۂ سابقہ سے غیر مقلد کا بدعتی اور فاسق ہونا متعین ہو لیا اور فاسقوں سے الفت و محبت و موالست گناہ کبیرہ ہے جیسا کہ زواجر کبیرہ ۲۵۵ میں ہے اور اس کو امام بنانا دلیل ہے اس کی محبت اور عظمت کی تو جس کسی نے غیر مقلد کو امام بنایا وہ بمقتضائے محبت مرتکب ہوا گناہ کبیرہ کا۔

ستائیسویں دلیل اہل سنت میں سے اگر کوئی شخص صالح امامت موجود ہے اور پھر غیر مقلد سے فاسق کو امام بنایا کسی نے تو متبع ہوا ہوائے نفسانی کا اور معرض ہوا حق سے اور اتباع ہوا اور اعراض عن الحق بھی گناہ کبیرہ ہے چنانچہ زواجر میں ہے۔ الکبیرۃ[1] السابعۃ والعشرون اتباع الھوی والاعراض عن الحق۔

اٹھائیسویں دلیل شخص مقلد لائق امامت خصوصاً عالم اہل سنت کے ہوتے ہوئے جسنے غیر مقلد سے فاسق کو امام بنایا اوسنے بیشک تحقیر و استخفاف کی عالم کی اور ایذا پہنچائی اوسکو اور ایذائے مسلم کا گناہ کعبہ شریف کے منہدم کرنے سے زیادہ ہے خصوصاً عالم کی ایذا و تحقیر گناہ کبیرہ ہے جیسا کہ زواجر کبیرہ ۲۴۵ اور ۵۶ میں ہے۔

انتیسویں دلیل غیر مقلدین کو مساجد اہل سنت میں آنے دینے کی شرعاً اجازت نہیں کیونکہ موجب ہے افساد عقائد اہل حق کا خصوصاً عوام الناس کے حق میں اور افساد عقائد اہل حق حرام اور غیر مقلد کو امام بنانے میں افساد عقائد اظہر۔ تو اوسکو امام بنانے کی حرمت اشد و اظہر۔

تیسویں دلیل غیر مقلد سا فاسق جب امام بنایا جائیگا تو بالضرور جماعت مسلمین میں تفریق واقع ہوگی۔ اسلئے کہ جو لوگ محتاط ہیں وہ یقیناً اسکے پیچھے نماز پڑھنے سے محترز اور مجتنب ہونگے اس صورت میں اہل احتیاط دوسری مسجد میں جائینگے یا اسی مسجد میں جماعت قائم کرینگے دونوں صورتوں میں اہل سنت کی جماعت میں تفرقہ ہوگا اور متفرق جماعت کی نسبت احادیث میں سخت وعیدیں وارد جیسے من[2] اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ فاضربوہ بالسیف کائناً من کان۔ رواہ مسلم وغیرہ۔

---

[1] خواہش نفسانی کی تابعداری کرنا اور حق سے مونھہ پھیرنا گناہ کبیرہ ہے۔

[2] جو شخص اس امت مرحومہ کے کام کے درمیان میں تفرقہ ڈالنے کا ارادہ کرے تو اسکی گردن تلوار سے مارو کیسے ہی باشد اس حدیث کو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ ۱۲ ؀

اکتیسویں دلیل ایسے شخص کی امامت کیوجہ سے جب تفرقہ جماعت مسلمین اہل حق میں واقع ہوا تو اہل اسلام میں تباغض اور تحاسد ضرور ہوگا اور منشا اسکے وہی لوگ قرار پائینگے جنہوں نے ایسے امام بنایا اور تباغض و تحاسد بین المسلمین حرام اور گناہ کبیرہ۔

بتیسویں دلیل بوجہ امامت ایسے شخص کے اگر اہل احتیاط نے مسجد چھوڑی تو اسکے باعث لوگ ٹھیرینگے جنہوں نے اسکو امام بنایا اس صورت میں وہ لوگ مصداق بنجائینگے اس آیت کی جسکے وعید میں ہے ومن[1] اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا اور جب غیر مقلدین کو مسجد اہل سنت میں آنے دینے خصوصاً امامت میں تباغض اور تحاسد اور افساد عقائد اہل سنت ہوا خصوصاً عوام کے حق میں تو اس سے سعی خرابی مسجد اہل سنت اظہر من الشمس ہے۔ وکل ذلک دلیل مستقل واضح علی عدم جواز امامۃ غیر المقلدین ان مفاسد اور قبائح کے علاوہ اور بہت سے مفاسد و قبائح غیر مقلد کو امام بنانے میں ہیں واکتفینا بھذا القدر فان فیہ کفایۃ لاولی الدرایۃ ومن اللہ تعالیٰ الھدایۃ والتوفیق والبدایۃ والیہ النھایۃ دفع و دخل مقدر غیر مقلد کو مسجد اہل سنت سے نکالدینا اور اسکی بعزولی امامت سے تحقیر محرم مسلم نہیں بلکہ واجب ہے جیسے عضو فاسد کا ٹکڑا علیحدہ کر دینا اصلاح باقی کیواسطے واجب ہے اور کتب فقہ سے میں بارہا نقل کر چکا قد وجب علیھم اھانتہ شرعاً۔

تنبیہ ضروری غرض راقم الحروف کی ان ادلہ کی تفصیل سے صرف اظہار قباحت امامت غیر مقلد کی ہے نہ معاذ اللہ حکم کفر فقط اسلیئے کہ ہم معاشر حنفیہ کا مسلک احتیاط ہے لہذا اس تحریر کے مطالعہ کرنیوالوں پر لازم ہے کہ اس مسلک کا خوب دھیان رکھیں۔ ھذا ما ظہر لی ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم واحکم وانا العبد المذنب الاواہ ابو الذکا سراج الدین محمد سلامۃ اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ داوصلہ غایۃ متمناہ وجعل اخراہ خیرا من اولاہ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ وسلم ابدا ابداً آمین۔

---

[1] اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا (یعنی کوئی اس سے زیادہ ظالم نہوگا) جو اللہ تعالےٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالےٰ کا نام لینے اور اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے نہیں دیتا۔ اور اسکی خرابی کیواسطے کوشش کرتا ہے۔ ۱۲ ؀

تمت ترجمۃ الکتاب بفضل اللہ الوہاب برد مذہب محمد بن عبد الوہاب حررھا العبد المسکین الراجی رحمۃ ربہ المعین محمد علیم الدین الاسلام آبادی غفر اللہ لہ ادام بامر صدیقہ الافضل و رفیقہ الاکمل المولوی محمد ضیاء الدین صاحب ادام اللہ فیضھم الی یوم الدین آمین ؀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ جزی اللہ مولانا الفاضل المجیب خیر جزاء و یثبت فی الواقع اس طائفہ تالفہ غیر مقلدین
کے پیچھے نماز حرام و گناہ و ناجائز ہے انھیں امام نہ بنائیگا مگر بدعقل جاہل یا مدہوش غافل یا بددین
مبطل ضال مضل بلکہ عند التحقیق ان کے پیچھے نماز محض باطل کما دلت علیہ الدلائل الجلائل
فقیر غفرہ اللہ تعالی لہ نے ۱۳۰۵ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ میں بجواب سوال فیروزپور پنجاب
اسی باب میں ایک شافی وکافی کتاب مسمے بنام تاریخی النہی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید لکھی کہ بعد
اضافات افاضات جدیدہ مدیدہ بحمد اللہ تعالی حافل وکافل ہو گئی حسن اتفاق سے ۱۳۰۵ء میں یہ جواب مولانا فاضل
مجیب سلمہ القریب المجیب کا بہ مختصر جواب اونہیں بہت مقاصد پر مشتمل ہے اعلی جمہ بعنی یا مشیر و
سومی ولو من طرف خفی غالیہ بحرمۃ الحرماء الوفی واوردنا وایاکم یوم القیامۃ
المنہل الصفی امین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ عل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

(مہر:) محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفی احمد رضا خان

الحق لا یتجاوز عنہ العبد محمد ہدایت اللہ عفی عنہ

قد تاملت فی ہذا الجواب الصواب ثم رأیتہ بما القی عشرۃ قد اصاب فجزاہ اللہ سبحانہ والثواب العبد محمد امداد اللہ عفی عنہ

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

(مہر:) محمد امانت اللہ

نعم الجواب واللہ اعلم بالصواب محمد اعجاز حسین مجددی حنفی عفی عنہ

(مہر:) ابو النعمان محمد ... الدین محمد ... عبدہ محمد ... ۱۳۰۹

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ حررہ العبد محمد ظہور الحسین الفاروقی مدرس ... مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

(مہر:) محمد ظہور الحسین الفاروقی

اصاب من اجاب فیما اجاب واللہ الوہاب اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ العبد المسکین محمد علیم الدین الاسلام آبادی غفر لہ اللہ الہادی الی ...

الجواب صواب

(مہر:) محمد سیف اللہ اسلام آبادی غفرلہ

الجواب حق

(مہر:) محمد علی

الجواب صحیح والخلاف قبیح

(مہر:) شریف احمد چاٹگامی عفی عنہ